عمل شریف بن جاتا ہے، خود باپ اپنی بیٹی کو شادان و فرحاں ایک شخص کے حوالہ کرتا ہے، اقربا عروس کے رشتہ دار اس پر خوشیاں مناتے ہیں، اور اسی بات پر مبارکبادیں قبول کرتے ہیں جو اگر اس طریقہ سے انجام نہ پاتی تو وہ کٹ مرنے پر طیار ہو جاتے؟ جواب میں یہی کہا جا سکتا ہے کہ یہ فعل اگرچہ بقائے نوع اور تناسل کے لیے دونوں حالتوں میں یکساں ضروری ہے، لیکن انسان نے مدتوں سے یہ ٹھیرا لیا ہے کہ اتفاق شرعی کے ساتھ وہ حلال اور قابل فخر اور موجب تہنیت و شادمانی ہے، اور معاملہ شرعیہ کے بغیر فضیحت اور جنایت اور گناہ کبیرہ ہے۔ یہ دونوں اعتبارات چونکہ دلوں میں راسخ ہو گئے ہیں ان کی کوئی بنیاد بجز اس کے نہیں کہ ایک غیر معلوم زمانے سے نوع بشری میں یہی قاعدہ چلا آ رہا ہے، اور بالجملہ یہ "وہم" ہی ہے جس کو نفس عمل کی طبیعت سے کوئی علاقہ نہیں۔ یہ وہم خواہ کتنا ہی مقدس ہو مگر اس کا مقدس ہونا اس کو مجرد ایک اصطلاح اور قرارداد اور "وہم" ہونے سے خارج نہیں کرتا۔

اس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ انسان جب تک انسان ہے اس کے لیے یہ ممکن نہیں کہ اس کے اعمال سراسر طبیعت اور مجرد حقیقت پر مبنی ہوں، اور اوہام و عقائد کا ان میں کچھ بھی دخل نہ ہو۔ حیوانات کے سوا کوئی مخلوق نہیں جس کے اعمال "اوہام" و خیالات سے خالی ہو کر صرف حکم طبیعت پر قائم ہوں۔

اسباب زوال امت علامہ امیر شکیب ارسلان کو ہم نے لکھا تھا کہ کوئی ایسی چیز بھیجئے جو آپ کے نزدیک مسلمانوں کے لئے مفید ہو۔ علامہ موصوف نے اس کے جواب میں ایک نہایت ہی اہم رسالہ ارسال فرمایا ہے۔ مسلمانان ہندوستان نے ایسا عظیم مفید اور ولولہ انگیز مضمون بہت کم دیکھا ہوگا۔ تین آنے کے ٹکٹ بھیج کر ایک کتاب منگوائیں اور سوا روپیہ کی آٹھ کتابیں طلب فرمائیں مسودہ کا حجم ص۱۴۱ ہے۔
(پتہ:) سکرٹری سیرت کمیٹی پٹی ضلع لاہور۔